CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH: 0092 4524 213029

سوموار 28 اگست 2000ء - 27 جمادی الاول 1421 ہجری - 28 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 195

غیراللہ سے استغناء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو ایک مشرک آ کر ملا جس کی بہادری اور شجاعت کی بہت دھوم تھی اس نے مدد کی پیشکش کی۔ حضورؐ نے اس سے پوچھا کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اس نے کہا نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا واپس چلے جاؤ میں کسی مشرک کی مدد نہیں لے سکتا۔ کچھ وقت کے بعد وہ دوبارہ آیا مگر حضورؐ نے پھر واپس کر دیا۔ پھر سہ بارہ آیا اور کہا میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں تب حضورؐ نے اسے جنگ میں شرکت کی اجازت دے دی۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب کراھیۃ استعانۃ فی الغزو)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب: 30 جولائی 2000

حضرت ملک برکت علی صاحب کا بیان کردہ ایک شخص کا حیران کن اور ایمان افروز قصہ

اللہ نے مجھے دین حق کو زندہ کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہمیں آپ کے روپے کی ضرورت نہیں

حضرت مسیح موعود کا دست مبارک لگنے سے رسولی اچھی ہو گئی

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط نمبر 5)

حضرت ملک نادر خان صاحب ابن ملک جہان خان صاحب ضلع جہلم

آپ فرماتے ہیں 1897ء میں بذریعہ خط بیعت کی تو اس وقت میں افریقن پولیس میں متعین تھا۔ میرے ساتھ دوسرے دو دوستوں بدر دین اور فضل دین نے بیعت کی۔ ان کو بیعت کی منظوری کی اطلاع نہ ملی تھی۔ صرف مجھے ملی تھی۔ اس کے بعد مجھے خود بخود گناہ چھوڑنے اور نیکی کی تحریک ہوئی۔ 1901ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کی۔

حضرت ملک برکت علی صاحب ابن ملک وزیر علی صاحب

پیدائش 1869ء۔ تحریری بیعت 1897ء، دستی بیعت 1901ء۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ان کی اولاد دنیا میں پھیلی پڑی ہے۔

حضرت ملک برکت علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے پہلے سید جماعت علی شاہ صاحب کی بیعت کی مگر طبیعت پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ایک دوست نے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کو دیں۔ وہ کتب میں نے پیر صاحب کے سامنے پیش کیں انہوں نے نہ اچھا کہا نہ برا کہا۔ پھر کہا کہ ان کی کوئی کتاب نہ پڑھو اور کہا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ان کی کتاب پڑھیں۔ پیر صاحب مجھ سے بدظن ہو گئے۔ میں نے اور کتب مطالعہ کیں۔ جب حضرت مسیح موعود کی صداقت پر اطمینان ہو گیا تو بیعت کا خط لکھ دیا۔ میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوا 1927ء میں ریٹائر ہوا۔ گجرات میں پہلے سیکرٹری جنرل بنا پھر امیر بنا حضور نے فرمایا۔ دعوت الی اللہ ان کی روح کی غذا تھی۔ بہت سے لوگوں کو ان کے ذریعے سلسلے میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ 20 دسمبر 1951ء کو وفات پائی۔ آپ کے پسماندگان میں حضرت ملک عبدالرحمن صاحب خادم مرحوم ہیں جبکہ ملک فیض الرحمن صاحب فیضی امریکہ میں ہیں۔

حضرت ملک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں امرتسر سے بیعت کرنے کے لئے انٹر کلاس میں سوار ہوا۔ ڈبے میں ایک اور شخص بھی تھا میں نے پوچھا کہاں جانا ہے۔ اس نے کہا قادیان۔ وہ احمدی نہیں تھا۔ میں نے پوچھا کس غرض سے جا رہے ہو۔ اس نے کہا میرا قصہ لمبا ہے۔ میں نے کہا سنائیں تو سہی اس نے پھر کہا کہ میرا قصہ بہت لمبا ہے۔ کیا اتنا لمبا قصہ سن لیں گے؟ اس نے جیب سے ایک فیصلے کی نقل نکالی اور اپنا قصہ سنانا شروع کیا۔ اس نے کہا کہ میں ملٹری میں صوبیدار تھا ایک لاکھ کے غبن کا کیس مجھ پر بن گیا۔ رقم میرے دستخطوں سے برآمد ہوئی تھی۔ میں 3-4 ماہ حوالات میں رہا۔ مقدمہ چلتا رہا اس عرصے میں ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اور میرا دوست سڑک پر جا رہے ہیں۔ میں پھسلا اور گندگی کے ڈھیر میں گر گیا اور اس میں غرق ہونے لگا۔ میرا دوست چلا گیا۔ حتیٰ کہ میں منہ تک گندگی میں چلا گیا۔ اتنے میں ایک بوڑھے شخص نے ہاتھ لمبا کیا اور کہا کہ میرا سہارا لے کر باہر آ جاؤ۔ میں نے کہا کہ کہیں آپ خود نہ گر جائیں۔ اس نے کہا نہیں۔ اس نے مجھے کھینچ لیا۔ اور چل پڑا۔ میں نے پیچھے سے آواز دی مگر اس نے کچھ نہ کہا۔ چلتے ہوئے ایک مسجد آ گئی۔ میں نے کہا مہربانی کر کے آپ بتائیں آپ کون ہیں۔ اس نے کہا نماز ہو رہی ہے شامل ہو جاؤ۔ میں گندگی سے بھرا ہوا تھا۔ کنواں پاس تھا اس نے کہا نہا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ وہاں ایک امام تھا اور دو مقتدی تھے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

آخر کار میں بری ہو گیا باقیوں کو سزا ہو گئی رہائی کے بعد میں نے ملازمت چھوڑ دی اور اس شخص کی تلاش کرتا رہا جس نے مجھے نکالا تھا۔ اور یہ بھی تلاش جاری رکھی کہ امام کون تھا۔ مجھے کسی نے بتایا کہ چاچڑاں شریف چلے جاؤ۔ میں وہاں گیا۔ وہاں ایک شخص ملا جو مقتدیوں میں سے ایک تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کس نے نکالا۔ اس نے بتایا کہ نکالنے والا جو شخص ہے اس کا قیام متصل پولیس تھانہ ہے۔ میں نے امام کے متعلق سوال نہ کیا۔ اس شخص کے بارے میں پولیس چوکی سے جا کر دریافت کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا دیکھیں رویاء کیسے لفظاً لفظاً پوری ہو رہی ہے۔ پتہ چلا کہ پہاڑی میں ایک فقیر رہتا ہے۔ دو وقت کا کھانا ہم اسے پہنچا دیتے ہیں۔ میں اس کے پاس پہنچا دیکھا تو یہ وہی شخص تھا جس نے مجھے گندگی سے نکالا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ مجذوب شخص تھا۔ میں اسے دبانے لگا۔ گاؤں سے جا کر کھانا کھا آتا اور پھر اس کے پاس آ جاتا۔ آخر اس نے پوچھا کیا کہتا ہے۔ میں نے سارا ماجرا بیان کیا اور

مسلسل صفحہ 2 پر

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 13- جولائی 2000ء کو درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر

(1) مکرم عمادالدین صاحب ظہور

آپ مورخہ 10- جولائی 2000ء کو ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے۔ آپ چند مہینے پہلے اپنے بچوں کے ساتھ لندن پہنچے اور دارالضیافت لندن میں خدمات بجالانے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بڑے اخلاص اور خندہ پیشانی سے مہمانوں کی خدمات بجالاتے رہے۔

نماز جنازہ غائب

(2) مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ۔

مکرمہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ مورخہ 15- مئی 2000ء کو بعمر 82 سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ محترم سید علی احمد طارق صاحب ایڈووکیٹ کراچی جو اسیران راہ مولا کے مقدمات میں دن رات مصروف رہتے ہیں کی والدہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(3) مکرم سلیم الدین صاحب آف انڈونیشیا

آپ "چربون جماعت" کے ایک مخلص، نہایت مستعد خادم تھے۔ حضور انور کے دورہ کے دوران 5- جولائی کو ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں بعمر 40 سال وفات پا گئے۔

(4) مکرم قمر اکبر عمر 15 سال بمقام "صبا" ملائیشیا خدام الاحمدیہ کے ساتھ پکنک منانے گئے اور نہاتے ہوئے ڈوب کر وفات پائی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری۔ لندن)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پوچھا کہ امام کون تھا؟ اس نے کہا گھبراتا نہیں مل جائے گا۔ پھر دوبارہ پوچھا اس نے پھر وہی جواب دیا۔ میں وہاں سے آگیا اور کچھ عرصہ کے بعد پھر چاچڑاں شریف گیا۔ پتہ لگا کہ وہ جو مقتدیوں میں سے ایک تھا وہ فوت ہو گیا ہے۔ واپس مجذوب کے پاس پہنچا پتہ چلا کہ وہ بھی فوت ہو گیا۔ اس بات کو دو سال گزر گئے۔ جھنگ میں میرے مربعے ہیں وہاں چلا گیا۔ اتنا عرصہ تلاش کیا مگر امام نہ ملا۔ کسی نے بتایا کہ قادیان میں مرزا صاحب ہیں ان کو بھی جا کر دیکھا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ تب میں نے قادیان جانے کا سفر اختیار کیا ہے کہ کیا پتہ وہی امام ہوں۔ اس لئے اب قادیان جا رہا ہوں۔

حضرت ملک صاحب بیان کرتے ہیں میں بٹالے پہنچا۔ وہاں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں ایک شخص ملا اس کے سپرد بستہ کیا۔ اس نے کہا نماز پڑھ لو۔ بہت دیر کے بعد وہ آیا۔ اس کے ساتھ قادیان پہنچا۔ مہمان خانے میں قیام کیا۔ ظہر کے لئے گیا۔ وہ شخص جس نے مجھے قصہ سنایا تھا وہ شخص بیماری کی وجہ سے ساتھ نہ آسکا۔ دوسرے دن وہ آیا۔ نماز ختم ہوتے ہی وہ چلا اٹھا میری مراد پوری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود کو دیکھا تو آپ وہی امام تھے جن کو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ وہیں کھڑے کھڑے اس نے سارا قصہ سنا دیا۔ اسی وقت بیعت کر لی۔ حضور نے فرمایا اب ارادہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اب میں نے بیعت کر لی ہے اب جو حضور فرمائیں۔ وہ شخص بیمار تھا۔ بیعت کے بعد اس نے بتایا کہ اب میری بیماری روپے میں سے چونی (ایک چوتھائی) رہ گئی ہے۔ حضرت ملک صاحب نے فرمایا پھر میں چلا آیا۔

حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحب ابن میاں غلام قادر صاحب

پیدائش 1878ء، بیعت 1898ء۔ وفات 1956ء آپ کی اہلیہ محترمہ کا نام حضرت حسین بی بی تھا۔ حضرت قاضی صاحب نے فرمایا پہلے میں لاہور میں ٹیوشن پڑھانے لگا۔ پھر بائیسکل کی دکان پر ملازم ہو گیا۔ وہاں سے قادیان آگیا اور یہاں ملازم ہو گیا۔ لاہور والے مالک کا خط آیا کہ یہ ہمارا ملازم ہے۔ دیانتدار آدمی ہے اسے واپس بھجوا دیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور آئے تو میری دکان پر بھی تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا اندر تشریف لائیں فرمانے لگے مامور دکانوں میں نہیں بیٹھتے۔ میں نے کرسی باہر نکال دی جس پر آپ تشریف فرما ہو گئے۔ راجپوت سائیکل ورکس کے نام سے نیلا گنبد میں دکان کی۔ 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے اپنی یادگار چھوڑے۔

حضرت قاضی صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں طالب علم تھا تو حنفی خیالات کا تھا۔ وہاں حنفی اور وہابی کی بحث ہو گئی۔ مجھے بھی سننے کا شوق تھا۔ میں وہابیوں کی چینیاں والی مسجد میں چلا گیا۔ وہ قال اللہ اور قال الرسول کے سوا کچھ نہ کہتے تھے۔ میرا رجحان اہلحدیث کی طرف ہونے لگا۔ حضرت مرزا صاحب کا ذکر آیا تو کہنے لگے کہ کافر ہیں۔ میں نے اس طرف توجہ رکھی اور ایک احمدی کی خدمت میں جانے لگا۔ حضرت مسیح موعود کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اور استخارہ کی طرف توجہ ہوئی۔ احمدی نے طریق سکھایا، دعا یاد کر کے استخارہ کیا۔ دوسرے روز دعا پڑھ کر سویا ہی تھا کہ خواب میں کسی نے کہا کہ اٹھ کر دوزانو بیٹھیں۔ حضرت (ﷺ) تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نہایت متبرک سفید لباس میں تشریف لائے اور ایک بازو سے مرزا صاحب کو پکڑ کر کہا یہ شخص اللہ کا خلیفہ ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ پھر انگلی حضرت مرزا صاحب کی چھاتی پر مار کر کہا اب خلیفہ کیسا اس کو مہدی مانو۔

ایک دفعہ میاں فضل حسین ملاقات کے لئے آئے۔ اور ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تجویز پیش کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو۔ روپیہ کا سب بندوبست ہم کر دیں گے۔ بس شرط یہ ہے کہ آپ اپنے الہامات اور دعویٰ شائع نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود نے خواجہ کمال الدین صاحب سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے۔ انہوں نے کہا پسند ہے۔ الہام کسی علیحدہ جگہ شائع کرا لیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب بھی اس وقت موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں (دین حق) کو زندہ کروں۔ ہمیں آپ کے روپے کی ضرورت نہیں۔ سر فضل حسین ناکام ہو کر چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی کا بالکل آخری واقعہ ہے۔ عصر کا وقت تھا حضرت (اماں جان) نے فرمایا چلیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا چند سطریں رہ گئی ہیں پھر میرا کام ختم ہو جائے گا۔ آدھ گھنٹے کے بعد فارغ ہو کر باہر آئے۔ فرمایا ہم نے کام ختم کر لیا ہے۔ پھر آپ ٹھنڈی سڑک سے انارکلی کی طرف چلے۔ کیسری کی دکان پر کھڑے ہو کر دو بوتلیں لیمن کی مع برف لیں۔ دہلی والے کچوریاں والے کی دکان پاس تھی۔ وہاں سے دو آنے کی کچوریاں لیں۔ وہاں سے لوہاری سے ریلوے روڈ ہوتے ہوئے خواجہ کمال الدین کے مکان پر آگئے۔

حضرت قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے پیٹ کے بائیں طرف رسولی تھی۔ میں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کے پاس رہا کرتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جلدی آپریشن کرائیں میں بہت مایوس تھا۔ حضرت صاحب سے عرض کیا کہ میں بہت خوفزدہ ہوں ڈاکٹر پیٹ چاک کر دیں گے۔ حضور کی آنکھ سے محبت ٹپک رہی تھی۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس جگہ پھیرا اور فرمایا تین چار سال تک آپریشن نہ کرائیں۔ بعض رسولیاں بڑھتی نہیں۔ اگر اس کے بعد ضرورت ہوئی تو کرا لیں۔ اس کے بعد اب 36 سال کا عرصہ گزرتا ہے رسولی وہیں کی وہیں ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 122)

حضرت صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ سے مثالی پدرانہ شفقت

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی (ابن حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی) کا چشمدید بیان:-

"حضرت مسیح موعود ایک وقت لدھیانہ میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن بندہ در دولت پر حاضر ہوا۔ حضور بیٹھک میں تشریف فرما تھے اور چند معززین بھی بیٹھے تھے حضور ان سے باتیں کر رہے تھے۔ غلام بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں زنانہ مکان میں سے حضور کی سب سے بڑی صاحبزادی صاحبہ جن کی عمر اس وقت شاید چار سال ہوگی تشریف لائیں۔ اور آتے ہی حضور پر سوار ہونے لگیں۔ کبھی پشت کی طرف سے سوار ہوتیں۔ حضور آگے کو جھک جاتے۔ جب وہ دائیں طرف سے سوار ہوتیں تو حضور بائیں طرف جھک جاتے اور جب وہ بائیں طرف سے اوپر ہوتیں تو حضور دائیں طرف جھکتے۔ اور اسی حالت میں ان معززین سے باتیں بھی کرتے جاتے تھے۔ میں حضور کی **اس پدرانہ شفقت اور طمانیت کو تعجب کی نظر سے دیکھتا تھا۔ وہ دیر تک اسی طرح کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ خود اپنی مرضی سے واپس گھر میں تشریف لے گئیں۔"**

("افتخار الحق" یا انعامات خداوند کریم" صفحہ 374 از حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب۔ ناشر حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد گوالمنڈی لاہور۔ مطبوعہ نقوش پریس لاہور)

☆☆☆☆☆

اہلی زندگی کی ایک نہایت پرلطف اور سبق آموز کہانی

محترمہ استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ (اہلیہ حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل) جماعت کی ایک مشہور و معروف تعلیم یافتہ خاتون تھیں جن کو حضرت مسیح موعود کے مقدس الدار میں بہت قریب سے حضرت اقدس اور حضرت اماں جان کے حالات دیکھنے کے متعدد مواقع میسر آئے۔ ذیل کی روایت انہوں نے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان کو لکھ کر دی تھی:-

"ایک دفعہ حضرت اماں جان فرماتی تھیں۔ کہ میں پہلے پہل جب دلی سے آئی' تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا۔ سو وہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے' تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہو گیا تھا۔ حیران تھی' کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحب آ گئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا' جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپ دیکھ کر ہنسے۔ اور فرمایا۔ کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا۔ نہیں! یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ **ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں۔ اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔ حضرت اماں جان فرماتی تھیں۔ کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں۔ کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا۔"**

(سیرت نصرت جہاں بیگم حصہ اول صفحہ 317 مولفہ شیخ محمود احمد عرفانی۔ مطبوعہ انتظامی پریس حیدر آباد دکن اشاعت یکم دسمبر 1943ء)

☆☆☆☆☆☆

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش محمدؐ ہست برہان محمدؐ

اسم محمدؐ ۔ عظمتوں اور رفعتوں کا کوہ گراں

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں اسم محمدؐ کے معارف

رسول اللہؐ کا اسم اعظم

آنحضرتؐ کا اسم اعظم محمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ اسم اللہ دیگر کل اسماء مثلاً حی، قیوم، رحمٰن، رحیم وغیرہ کا موصوف ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص433)

کامل انسان

دنیا میں ایک ہی کامل انسان گزرا ہے۔ جس کا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص287)

غایت درجہ کی تعریف

اللہ تعالیٰ نے (۔) کئی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔ مگر ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور جو دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے آیا ہے اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکارے گئے ہیں۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد دوم 277 حاشیہ)

حمد کے مظہر

حمد ہی سے محمد اور احمد نکلا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے گویا حمد کے دو مظہر ہوئے۔ (۔) الحمدللہ کا مظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ظہوروں محمدؐ اور احمدؐ میں ہوا۔

(ملفوظات جلد اول ص429-430)

افاضہ خیر کا مفہوم

عیسیٰ کے نام میں دفع شر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور احمد یا محمدؐ کے نام میں افاضۂ خیر، یعنی نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ تعریف اس نام پر ہوتی ہے۔ جس کو خیر پہنچاؤ گے وہ بے اختیار تعریف کرے گا۔ حمد کرنے کے ساتھ لازمی طور پر منعم علیہ ہونا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس لئے محمدؐ رکھا گیا کہ وہ افاضۂ خیر ہے جو خلق کی طرف کرتا ہے۔ احمد منعم ہے اور محمد منعم علیہ ہے۔ اور عیسیٰ کے معنی ہیں بچایا گیا۔

(ملفوظات جلد اول 301)

جلالی نام

حضرت موسیٰ نے آنحضرتؐ کا نام محمد بتلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم، کیونکہ حضرت موسیٰ خود بھی جلالی رنگ میں تھے اور حضرت عیسیٰ نے آپ کا نام احمد بتلایا کیونکہ وہ بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔

(ملفوظات جلد اول ص444)

آنحضرتؐ کے اسم اعظم کی برکت

جب عرب کی ابتدائی حالت پر نگاہ کرتے ہیں، تو وہ تحت الثریٰ میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بت پرستی میں منہمک تھے۔ یتیموں کا مال کھانے اور ہر قسم کی بدکاریوں میں دلیر اور بے باک تھے۔ ڈاکوؤں کی طرح گزارہ کرتے تھے۔ گویا سر سے پیر تک نجاست میں غرق تھے۔ پھر میں پوچھتا ہوں وہ کونسا اسم اعظم تھا۔ جس نے ان کی جھٹ پٹ کایا پلٹ دی اور ان کو ایسا نمونہ بنا دیا جس کی نظیر دنیا کی قوموں میں ہرگز نہیں ملتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر اور کوئی بھی معجزہ پیش نہ کریں، تو اس حیرت انگیز پاک تبدیلی کے مقابلہ میں کسی خود ساختہ خدا کا ہی کوئی معجزہ ہمیں دکھائے۔ ایک آدمی کا درست کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک قوم تیار کی گئی کہ جنہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا کہ بھیڑ بکری کی طرح اس سچائی کے لئے ذبح ہو گئے جس کو انہوں نے اختیار کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ زمینی نہ رہے تھے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، ہدایت اور مؤثر نصیحت نے ان کو آسمانی بنا دیا تھا۔ قدسی صفات ان میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دنیا کی خباثتوں اور ریاکاریوں سے وہ ایسے سبک اور ہلکے پھلکے کر دیئے گئے تھے کہ ان میں پرواز کی قوت پیدا ہو گئی تھی۔ یہ وہ نمونہ ہے جو ہم (۔) دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، اسی صلاح اور ہدایت کا باعث تھا جو اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رکھا۔ جس سے زمین پر بھی آپؐ کی ستائش ہوئی، کیونکہ آپؐ نے زمین کو امن، صلحکاری اور اخلاق فاضلہ اور نیکوکاری سے بھر دیا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص60-61)

بے نظیر اصلاح

اللہ جل شانہ نے جب احسان کرنا چاہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ آپ کا نام محمدؐ تھا۔ جس کے معنی ہیں نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ جو باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اسی قدر قابل تعریف ٹھہرتا ہے۔ جس قدر کام کرتا ہے۔ پہلے نبی خاص قوموں کے لئے آتے تھے اور ایک نقص یہ تھا کہ ایک عظیم الشان اصلاح کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ (۔) جہاں تک غور کرتے جاؤ۔ یہ پتہ ملے گا کہ کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آگیا اور وہ ایک خارستان تھا، جس میں نبی کریم نے قدم رکھا اور ظلمت کی انتہا ہو چکی تھی۔ (۔) میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں، لیکن نبی کریم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے، جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص419-420)

اسم بامسمّٰی

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوئے ہیں، وہ کسی اور نبی کے نہیں، کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سخاوت ہے۔ لیکن اگر روپیہ نہ ہو، تو اس کا ظہور کیونکر ہو۔ ایسا ہی کسی کو لڑائی کا موقع نہ ملے تو شجاعت کیونکر ثابت ہو۔ ایسا ہی عفو، اس صفت کو وہ ظاہر کر سکتا ہے۔ جسے اقتدار حاصل ہو۔ غرض سب خلق موقع سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ موقعے نہیں ملے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے سب کی سب اس کو بخش دیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا۔ کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔ مکہ میں جن لوگوں نے دکھ دیئے تھے۔ جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کر دیتے، مگر آپؐ نے رحم کیا اور لا تثریب علیکم الیوم کہہ دیا۔ آپؐ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہو گئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاق فاضلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذات خاص اور عزیزوں اور صحابہؓ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور ناقابل عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپؐ نے سزا دینے کی قوت اور اقتدار کو پا کر فی الفور ان کو بخش دیا، حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی، تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا، مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہ پر مؤثر ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ اسم

باطنی محمدؐ ہو گئے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور زمین پر آپؐ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ اور آسمان پر بھی آپؐ محمدؐ تھے۔ یہ نام آپؐ کا اللہ تعالیٰ نے بطور نمونہ کے دنیا کو دیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص61-62)

جامع کمالات متفرقہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ' اشارہ فرماتا ہے۔ (۔) یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کرلے جو ہریک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمدؐ کا نام صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص343)

محمدؐ جامع جمیع کمالات

آپؐ کا نام اسی لئے محمد ہے کہ اس کے معنی ہیں' نہایت تعریف کیا گیا۔ محمد وہ ہوتا ہے جس کی زمین و آسمان پر تعریف ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا کے لوگوں نے ان کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا انہیں ذلیل سمجھا اور بخیال خویش ذلیل کیا' لیکن آسمان پر ان کی عزت اور تعریف ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور راستباز ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی تعریف کرتی ہے۔ ہر طرف سے واہ واہ ہوتی ہے' مگر آسمان ان پر لعنت کرتا ہے خدا اور اس کے فرشتے اور مقرب اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ تعریف نہیں کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمین و آسمان دونوں جگہ میں تعریف کئے گئے اور یہ فخر اور فضل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ملا ہے۔ جس قدر پاک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ کسی اور نبی کو نصیب نہیں ہوا۔ یوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی کئی لاکھ آدمیوں کی قوم مل گئی' مگر وہ ایسے مستقل مزاج یا ایسی پاکباز اور عالی ہمت قوم نہ تھی جیسی صحابہ کی تھی۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ قوم موسیٰ کا یہ حال تھا کہ رات کو مومن ہیں تو دن کو مرتد ہیں۔ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ کا حضرت موسیٰؑ اور اس کی قوم کے ساتھ مقابلہ کرنے سے گویا کل دنیا کا مقابلہ ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو جماعت ملی وہ ایسی پاکباز اور خدا پرست اور مخلص تھی کہ اس کی نظیر کسی دنیا کی قوم اور کسی نبی کی جماعت میں ہرگز پائی نہیں جاتی۔ احادیث میں ان کی بڑی تعریفیں آئی ہیں۔ یہاں تک فرمایا۔ اللہ اللہ فی اصحابی اور قرآن کریم میں بھی ان کی تعریف ہوئی۔ (کہ وہ اپنے رب کے لئے تمام تمام رات سجدہ اور قیام میں گزارتے ہیں۔) (الفرقان:65)

موسیٰ کی جماعت جن مشکلات اور مصائب طاعون وغیرہ کے نیچے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت اس سے ممتاز اور محفوظ رہی۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپؐ کو عطا کی گئی تھیں' جو ایسا پاک اور جانثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو' کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہی ہے کہ آپؐ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپؐ نے کھینچا' ان کو پاک صاف کر دیا۔

(ملفوظات جلد دوم ص59-60)

سراپا محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپؐ نے آکر کیا کیا؟ تو انسان وجد میں آ کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہہ اٹھتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریمؐ نے کیا کیا۔ ورنہ وہ کیا بات تھی جو آپؐ کے لئے مخصوصاً فرمایا گیا (۔) (خدا اور اس کے فرشتے اس نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وے لوگو جو ایماندار ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو)۔ (الاحزاب:57)

کسی دوسرے نبی کے لئے یہ صدا نہیں آئی۔ پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ یہی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد کہلایا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عادت اللہ اسی طرح پر ہے۔ زمانہ ترقی کرتا ہے۔ آخر وہ زمانہ آگیا جو خاتم النبیین کا زمانہ تھا جو ایک ہی شخص تھا جس نے یہ کہا (۔) (اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں)

(الاعراف:159)

کہنے کو تو یہ چند لفظ ہیں۔ اور ایک اندھا کہہ سکتا ہے کہ معمولی بات ہے' مگر جو دل رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے اور جو کان رکھتا ہے' وہ سنتا ہے۔ جو آنکھیں رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ یہ الفاظ معمولی الفاظ نہیں ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر یہ معمولی لفظ تھے' تو بتلاؤ کہ موسیٰ علیہ السلام کو یا مسیح علیہ السلام یا کسی نبی کو بھی یہ طاقت کیوں نہ ہوئی کہ وہ یہ لفظ کہہ دیتا۔ اصل یہی ہے جس کو یہ قوت یہ منصب نہیں ملا وہ کیونکر کہہ سکتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ' تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہو گا۔ پس یاد رکھو۔ یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا۔ جو محمدؐ کہلایا۔ یہ داد الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کونسا ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ (۔) (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں)۔ جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو۔ یہ کام نہیں نکل سکتا۔

رسول اللہؐ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی ہیں جو محمد بنا دیتی ہیں تاکہ بالقوۃ باتیں بالفعل میں بھی آجاویں' اس لئے آپؐ نے یہ دعویٰ کیا کہ (۔) (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) ایک قوم کے ساتھ جو مشقت کرنی پڑتی ہے۔ تو کس قدر مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایک خدمتگار شریر ہو تو اس کا درست کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آخر تنگ اور عاجز آکر اس کو بھی نکال دیتا ہے۔ لیکن وہ کس قدر قابل تعریف ہو گا جو اسے درست کرے اور پھر وہ تو بڑا ہی مرد میدان ہے جو اپنی قوم کو درست کر سکے' حالانکہ یہ بھی کوئی بڑی بات نہیں' مگر وہ جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا۔ سوچو تو سہی کس قدر کامل اور زبردست قویٰ کا مالک ہو گا۔ مختلف طبیعت کے لوگ' مختلف عمروں' مختلف ملکوں' مختلف خیال' مختلف قویٰ کی مخلوق کو ایک ہی تعلیم کے نیچے رکھنا اور پھر ان سب کی تربیت کر کے دکھا دینا اور وہ تربیت بھی کوئی جسمانی نہیں بلکہ روحانی تربیت' خداشناسی اور معرفت کی باریک سے باریک باتوں اور اسرار سے پورا واقف بنا دینا اور نری تعلیم ہی نہیں بلکہ عامل بھی بنا دینا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ دنیا کے لئے اجتماع بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ذاتی مفاد اور دنیوی لالچ کی ایک تحریک ہوتی ہے مگر کوئی یہ بتلائے کہ محض اللہ کے لئے پھر ایسے وقت میں کہ اس جلالی نام سے کل دنیا ناواقف ہو اور پھر ایسی حالت میں اس کا اقرار کرنا کہ دنیا کی تمام مصیبتوں کو اپنے سر پر اٹھا لینا ہو۔ کون کسی کے پاس آسکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی عظیم الشان قوت جذب کی نہ ہو کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف کھچ آویں اور وہ تمام تکلیفیں اور بلائیں ان کے لئے محسوس اللذات اور مدرک الحلاوت ہو جاویں۔ اب رسول اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی جماعت کی طرف غور کرو تو پھر کیسا روشن طور پر معلوم ہو گا کہ آپؐ ہی اس قابل تھے کہ محمدؐ نام سے موسوم ہوتے اور اس دعویٰ کو جیسا کہ زبان سے کیا گیا تھا۔ (۔) (میں تم سب کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں) اپنے عمل سے بھی کر دکھاتے' چنانچہ وہ وقت آگیا کہ اذا جاء نصر اللّٰہ (۔) (النصر 2'3) اس میں اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ آپؐ اس وقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اس وقت کہ جبکہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ یدخلون (۔)

جب تک اس کو پورا نہ کر لیا۔ نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے۔ مخالفوں کی مخالفتیں' اعداء کی سازشیں اور منصوبے' قتل کرنے کے مشورے' قوم کی تکلیفیں آپؐ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بیکار تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی جو آپؐ کو اپنے کام سے ایک لحہ کے لئے بھی روک سکتی! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس وقت تک زندہ رکھا۔ جب تک کہ آپؐ نے وہ کام نہ کر لیا۔ جس کے واسطے آئے تھے۔ یہ بھی ایک سر ہے کہ خدا کی طرف سے آنے والے جھوٹوں کی طرح نہیں آتے۔

اسی طرح پر آپ کے صدق نبوت پر آپؐ کی زندگی سب سے بڑا نشان ہے۔ کوئی ہے جو اس پر نظر کرے؟ آپؐ کو دنیا میں ایسے وقت پر بھیجا کہ دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی اور اس وقت تک زندہ رکھا کہ (۔) (المائدہ: 4) کی آواز آپؐ کو نہ آگئی اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہوتی ہوئیں آپؐ نے نہ دیکھ لیں۔ غرض اس قسم کی بہت سی وجوہ ہیں' جن سے آپؐ کا نام محمدؐ رکھا گیا۔

(ملفوظات جلد اول ص421-422)

جلال و جمال کا مرقع

آپؐ کے مبارک ناموں میں ایک سریہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ جو دو نام ہیں۔ ان میں دو جدا جدا کمال ہیں۔

محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے' جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے۔ کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے۔ پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے۔ مگر احمدؐ کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا

باقی صفحہ 6 پر

جماعت احمدیہ غانا - ترقی کی شاہراہ پر

نئی بیوت الذکر کا افتتاح ' تین منزلہ بیت الذکر کی تقریب سنگ بنیاد

ایک سنٹر کی افتتاحی تقریب ' ایک گاؤں میں پانی کی فراہمی

(رپورٹ: مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کے زیر اہتمام اپریل 2000ء میں کئی ایک اہم تقریبات منعقد ہوئیں جن میں ایک (بیت الذکر) کا سنگ بنیاد' بعض (بیوت الذکر) کا افتتاح اور دیگر اہم تقریبات شامل ہیں۔ ان کی رپورٹ بغرض دعا ہدیہ قارئین ہے۔

Yendi میں دو منزلہ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تقریب افتتاح

7/اپریل کا دن ناردرن ریجن کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس روز Yendi کے مقام پر ایک دو منزلہ شاندار بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔

پروگرام کے مطابق صبح 9 بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سرکٹ مشنری محترم احمد الحسن صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم یعقوب ابوبکر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ اس کے بعد ناردرن ریجن کے صدر صاحب نے Welcome Address پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم و محترم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اس تقریب میں Dagomba Traditional Area کے پیرا ماؤنٹ چیف اپنے چیف صاحبان کے ساتھ تشریف لائے۔ انہوں نے اس بیت الذکر اور اس سے ملحقہ مشن ہاؤس کی تعمیر پر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور اس خوشی میں جماعت احمدیہ کو ایک گائے اور 200 یام کا تحفہ پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں غانا میں جماعت کی شاندار کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا اور اسے (دین) کے لئے باعث افتخار قرار دیا۔

Yendi میں غیر احمدیوں کے چیف امام محترم الحاج محمد یعقوب صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس تقریب میں ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو کے نمائندہ بھی شامل ہوئے جنہوں نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی۔

پھر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ غانا نے خطاب فرمایا: آخر پر جملہ احباب جماعت نے اس بیت الذکر میں نماز جمعہ' ادا کی۔ اس بیت کی تعمیر کے جملہ اخراجات مندرجہ ذیل دو احباب نے برداشت کئے

1- Alhaj Ibrahim B. A.Bonsu
2- Mr. Yusuf Amad Edusei

اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب بے حد کامیاب رہی۔ ملک بھر سے احمدی احباب نے اس میں شرکت کی۔ اخبارات کے علاوہ ٹی وی اور ریڈیو نے بھی اس تقریب پر تفصیلی تبصرے نشر کئے۔

☆☆☆☆☆☆

Mpaha میں احمدیہ مشن ہاؤس اور بیت الذکر کا افتتاح

مورخہ 9/اپریل 2000ء کو ناردرن ریجن میں یہ قصبہ Mpaha میں احمدیہ مشن اور احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح عمل میں آیا۔

افتتاحی تقریب کا آغاز صبح 10 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو Mpaha کے سرکٹ مشنری Mr.Adam Asamoah نے کی۔ اس کے بعد محترم عبدالمجید محمد صاحب سرکٹ مشنری نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعدہ مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب' امیر و مشنری انچارج غانا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

اس تقریب میں مکرم و محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے "اتحاد کی ضرورت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ مکرم الحاج سعید احمد صاحب بھی تقریب میں شریک ہوئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی ہر میدان میں خدمات کو سراہا اور لوگوں کو احمدیت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔

علاقہ کے سرکٹ مشنری نے گاؤں کے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا تھا۔ ان میں سے چند بچوں نے سٹیج پر آکر تلاوت کی تو حاضرین اس سے بے حد متاثر ہوئے۔ بچوں نے تلاوت کا انگریزی اور لوکل زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔

☆☆☆☆☆☆

اشانٹی ریجن میں دو بیوت الذکر کا افتتاح

مورخہ 28/اپریل 2000ء کو اشانٹی ریجن میں دو مقامات Lineso اور Barniekrom پر نئی تعمیر شدہ بیوت الذکر کا افتتاح ہوا۔

Lineso کے مقام پر صبح دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ہومیو ڈاکٹر مبارک احمد صاحب نے کی۔ محترم علیم محمود صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد Lineso کے چیف Mr.Nana Abdul Karim Ababio نے احباب کو خوش آمدید کہا۔ یہ چیف خدا کے فضل سے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ انہیں احمدیت کا نام بھی سننا گوارا نہ تھا اور آج احمدیت کی محبت ان کے دل میں گھر کر چکی ہے اور وہ اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ آخر پر اسی بیت میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

پانچ بجے سہ پہر Barniekrom میں حال ہی میں تعمیر ہونے والی احمدیہ بیت کی افتتاحی تقریب شروع ہوئی۔ تلاوت Mr.Issa Akontare نے کی۔ اس کے بعد گیسٹ آف آنر Mr.Nana Nkawiehence نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آخر پر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم' امیر و مشنری انچارج غانا نے خطاب فرمایا۔

اس تقریب میں اشانٹی ریجن کے علاوہ دیگر ریجنز سے بھی کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ ان دونوں بیوت کی تعمیر کے جملہ اخراجات جماعت کے درج ذیل مخلص احباب نے برداشت کئے۔

1-Mr.Yusuf Ahmad Edusei.
2-Mr. Ahmad Awusu.

اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆

ٹمالے میں تین منزلہ بیت الذکر کی تقریب سنگ بنیاد

ٹمالے Tamale ناردرن ریجن کا صدر مقام ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ غانا نے تین منزلہ بیت بنانے کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے ایک خوبصورت نقشہ تیار کیا گیا جو جماعت کے معروف آرکیٹیکٹ محترم چوہدری عبدالرشید صاحب نے تیار کیا۔

مورخہ 8/اپریل 2000ء کو اس بیت کی تقریب بنیاد ہوئی جس میں ملک بھر کی احمدیہ جماعتوں سے کثیر احباب شامل ہوئے۔ اس تقریب میں ناردرن ریجن کے ریجنل منسٹر Mr.Alhaji Seidu Iddi بھی شامل ہوئے۔

اس بیت کی تعمیر میں جملہ ریجنز کے احباب حسب استطاعت حصہ لے رہے ہیں تاہم ایک مخلص دوست Alhaj Abrahim B.A.Bonsu نے اس کی تعمیر کے لئے ایک صد ملین سیڈیز کی خطیر رقم بطور عطیہ پیش کی۔ نیز انہوں نے پچاس ملین سی ڈی کی مالیت کا سریہ بھی اس کی تعمیر کے لئے پیش کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

دعوت الی اللہ سنٹر Boadi کا افتتاح

جب سے حضور پر نور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ پر زور دیا ہے اور خصوصاً نومبایعین کی تربیت کی تلقین کی ہے جماعت احمدیہ غانا کی یہ خواہش رہی کہ حضور کے اس ارشاد پر والہانہ لبیک کہا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ غانا نے تربیت سنٹر کے نام سے ایک عمارت تعمیر کروائی جس میں نومبایعین کی تربیت کی جاتی ہے۔ جماعت کی خواہش تھی کہ ایک دعوت الی اللہ سنٹر بھی ہو جس میں آڈیو' ویڈیو اور کمپیوٹرز کے ذریعہ دعوت الی اللہ کے کام کو مؤثر و منظم بنایا جائے۔ خدا کے فضل سے اب یہ سنٹر بھی قائم ہو چکا ہے۔

اشانٹی ریجن میں کماسی کے قریب Boadi کے مقام پر سنٹر کے لئے ایک دو منزلہ شاندار اور دیدہ زیب عمارت تعمیر کی گئی۔ یہ عمارت رہائشی کمروں' دفاتر' ہال اور باتھ روم وغیرہ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 29/اپریل 2000ء کو اس سنٹر کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا جو محترم عبدالرحمن ہارون صاحب نے کی۔ محترم مولوی علیم محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جماعت احمدیہ بواڈی کے صدر

Mr. Nana Issa ... bi نے Welcome Address پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم و محترم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے اس سنٹر کا تعارف پیش کیا۔ آخر پر مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔

یہ سنٹر دو کمپیوٹرز سے آراستہ ہے جو Alhaj Ibrahim B.A.Bons نے سنٹر کے لئے بطور عطیہ دئے ہیں تاکہ جماعت کی ... کو منظم و مؤثر بنایا جاسکے۔ یہاں ایک شاندار لائبریری بھی قائم کی گئی ہے جس میں بہت سی اہم کتب رکھی گئی ہیں۔

اس تقریب میں جماعت کے کثیر احباب شریک ہوئے ... میں ڈاکٹرز' مرکزی مربیان اساتذہ اور ممبران مجلس عاملہ شامل ہیں۔ اس سنٹر کے جملہ اخراجات بھی Mr.Yusuf Ahmad Edusi نے برداشت کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

یہاں ضمناً یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس سنٹر کے ساتھ ہی تربیتی سنٹر کے نام سے بھی ایک عمارت تعمیر کی گئی ہے جو جماعت کے انہی مخلص دوست Mr.Yusuf Edussei نے تعمیر کروا کر جماعت کے سپرد کی ہے۔ یہ تربیتی سنٹر خدا کے فضل سے تربیتی کلاسز کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

تربیتی کورس برائے نومبایعین ائمہ

اس تربیتی سنٹر میں نومبایعین ائمہ کی تربیت کے لئے دو ہفتہ کا کورس کروایا جاتا ہے۔ 1993ء سے آج تک اس قسم کے 56 کورسز ہو چکے ہیں۔ ہر کورس کے دوران 20 سے 30 تک ائمہ تربیت پاتے رہے۔ خدا کے فضل سے 1220 ائمہ اس سکیم کے تحت تربیت کے مراحل سے گزر چکے ہیں۔

تربیتی کورس برائے نومبایعین

نوجوان نومبایعین کو چھ ماہ کے لئے تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ بعد میں اپنے علاقوں میں جاکر اس تربیت کے کام کو آگے جاری کر سکیں اور لوگوں کو دین کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کر سکیں۔ اس سکیم کے تحت 10 کلاسز ہو چکی ہیں جن میں اب تک اللہ کے فضل سے 300 نومبایعین تربیت پا چکے ہیں۔

جماعت کے داعیان الی اللہ کے تین کورسز ہو چکے ہیں۔

تربیتی کورسز برائے سرکٹ مشنریز

Akan Area میں قائم ہونے والی نئی جماعتوں میں خصوصی تربیت کے لئے بھیجے جانے والے سرکٹ مشنریز کو بھی یہاں تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے دو گروپوں کو تربیت دی جا چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

Dida نامی گاؤں میں پانی کی فراہمی

کماسی سے اٹھارہ کلو میٹر کے فاصلہ پر Dida نامی ایک گاؤں واقع ہے جس کی آبادی تین ہزار کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کے لوگ پانی کی فراہمی کے مسئلہ سے دوچار تھے۔ یہاں ایک تالاب ہے جو بارش کے موسم میں بھر جاتا ہے اور پھر سارا سال لوگ اسی تالاب سے پانی لے کر اپنی ضروریات کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ یہ پانی سخت گندا اور مضر صحت ہے۔

جماعت احمدیہ غانا کو اس گاؤں کی درخواست پر انہیں تازہ پانی فراہم کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت نے یہاں Bore Hole کروایا اور اس پر ہینڈ پمپ لگوا دیا۔ اس پراجیکٹ پر 15 ملین سیڈی خرچ ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پراجیکٹ کا افتتاح مورخہ 12/ اپریل 2000ء کو مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے کیا۔ اس تقریب میں ٹاؤن کے چیف' دیگر سب چیفس اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو بھی موجود تھے۔ اس موقع پر محترم چیف صاحب اور ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو نے اپنی تقاریر میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی اور اس پانی کی فراہمی پر شکریہ ادا کیا۔ اس پراجیکٹ کے تمام اخراجات ایک مخلص احمدی Mr.Ahmad Owusu نے برداشت کئے۔

☆☆☆☆☆☆

آفت زدہ گاؤں کی مالی امداد

اشانٹی ریجن میں ایک چھوٹا سا گاؤں Garibakrom نام سے ہے جو صرف 22 گھرانوں پر مشتمل ہے۔ خدا کے فضل سے یہ سب لوگ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ یہاں ایک معمر خاتون نے اپنے فارم میں آگ لگائی جو تیز ہوا کے باعث پھیل گئی اور آناً فاناً ایک بیت الذکر اور 21 گھروں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ صرف ایک گھر آگ کی زد سے بچ سکا۔ اس حادثہ کے دوران ایک بچہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

جماعت احمدیہ نے یہاں ان کی بیت از سر نو بنوائی اور انہیں 37 ملین سیڈیز کی امداد دی۔ یہ امداد نقد رقم کے علاوہ گھروں کی تعمیر کے لئے میٹریل' اشیاء خور و نوش اور دیگر ضروری اشیاء کی صورت میں تھی۔ اس سلسلہ میں بیس ملین سیڈی کی مالیت کے کپڑے لجنہ اماء اللہ اشانٹی ریجن نے بطور عطیہ کے فراہم کئے تھے۔ اس کے علاوہ الحاجیہ آمنہ خالد صاحبہ نے ایک خطیر رقم اس سلسلہ میں پیش کی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 28 جولائی 2000ء)

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ این اے شمیم صاحب

بیلجیم میں نومبایعین کی تربیتی کلاس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 2۔ اپریل بروز اتوار احمدیہ مشن بیت السلام برسلز میں نومبایعین کی ایک روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس میں بعض زیر دعوت افراد سمیت گیارہ دوست شامل ہوئے۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے ایک عیسائی دوست کے سوا سب کو چونکہ سادہ نماز آتی تھی اس لئے انہیں احمدیت کے بارہ میں معلومات دی گئیں اور پروگرام کے مطابق دو لیکچرز اور ایک سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا۔

پہلا لیکچر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دیا جس میں انہوں نے دینی تعلیمات کے مآخذ' اور جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر کے بارہ میں تفصیلی باتیں بتائیں۔ یہ لیکچر انگریزی اور فرانسیسی میں تھا۔

دوسرے لیکچر میں محترم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے انگریزی میں نظام جماعت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کا فرنچ ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کیا گیا۔ اس کے بعد سوال وجواب کا پروگرام بھی ہوا۔ کلاس میں شامل ہونے والے ایک دوست کو بیعت کی توفیق بھی ملی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ کلاس نومبایعین کے لئے مفید بنائے اور انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16۔ جون 2000ء)

بقیہ صفحہ 1

ہے۔ کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے۔ وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا رہتا ہے۔ اس لئے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے' اسی طرح احمدؐ عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے۔ اس میں ایک سر یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کر دی گئی۔ ایک تو مکی زندگی جو 13 برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ 10 برس کی ہے مکہ کی زندگی میں اسم احمد کی تجلی تھی۔ اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وبکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی۔ اگر کوئی شخص آپؐ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو' تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے' وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا۔ پھر آپؐ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی۔ بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی۔ خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپؐ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آچکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے۔ ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے' تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا۔ غرض دنیا کی اس حالت پر آپؐ گریہ وزاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ اسی کی طرف اشارہ کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) (الشعراء:4) یہ آپؐ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمدؐ کا ظہور تھا۔ اس وقت آپؐ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے۔ اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمد کی تجلی کے وقت ہوا۔ جیسا کہ اس آیت سے پتہ لگتا ہے۔ (-) (ابراہیم:16)

(ملفوظات جلد اول 423)

فضلوں کا وارث

پھر آپؐ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا۔ وہ احمدؐ ہے' چنانچہ حضرت مسیحؑ نے اسی نام کی پیشگوئی کی تھی (-) (الصف: 7) یعنی میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کی میں بشارت دیتا ہوں اور اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو اللہ تعالیٰ کی حد سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ اس لفظ سے صاف پایا جاتا ہے اور سچی بات بھی یہی ہے کہ کوئی اسی کی تعریف کرتا ہے جس سے کچھ لیتا ہے اور جس قدر زیادہ لیتا ہے اسی قدر زیادہ تعریف کرتا ہے۔ اگر کسی کو ایک روپیہ دیا جاوے' تو وہ اسی قدر تعریف کرے گا اور جس کو ہزار روپیہ دیا جاوے وہ اسی اندازہ سے کرے گا۔ غرض اس سے واضح طور پر پایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خدا کا فضل پایا ہے۔ دراصل اس نام میں ایک پیشگوئی ہے کہ یہ بہت ہی بڑے فضلوں کا وارث اور مالک ہوگا۔

(ملفوظات جلد اول ص 422)

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

کلنٹن کے ذاتی دوست کی ملاقات
معتبر ذرائع کے مطابق صدر کلنٹن کے ذاتی دوست منصور اعجاز نے حزب المجاہدین کے سپریم کمانڈر صلاح الدین سے ملاقات کی۔ بعد ازاں وہ کلنٹن کے نام صلاح الدین کا خط لے کر واشنگٹن چلے گئے۔ حزب کے رہنما نے پاکستانی حکام سے مشورہ نہیں کیا۔ جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے منصور اعجاز سے ملنے سے گریز کیا۔ منصور نے سری نگر، دہلی، اسلام آباد، دوبئی اور مظفر آباد کے دورے کئے۔ صلاح الدین کی امریکی صدر سے ملاقات کا امکان ہے۔ حزب المجاہدین کے سربراہ نے پیشکش کی ہے کہ اگر صدر کلنٹن مثبت بھارتی رویے کی ضمانت دیں تو جنگ بندی سے بڑا اقدام کر سکتے ہیں۔

غیر جانبدار ملک میں سہ فریقی مذاکرات
کشمیر پر سہ فریقی مذاکرات کسی غیر جانبدار ملک میں کرانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اس سلسلے میں کینیڈا نے پاکستان بھارت اور مجاہدین سے رابطے کر لئے ہیں۔ کینیڈا نے اس مسئلے کے حل کیلئے سفارتی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ ممبر پارلیمنٹ مسٹر ڈیرک لی کو ذمہ داری سونپ دی گئی ہے انہوں نے اناوہ میں پاکستان اور بھارت کے ہائی کمشنروں سے پانچ بار ملاقاتیں کی ہیں۔ ناروے نے بھی کردار ادا کرنے کی پیشکش کر دی ہے۔

بھارتی آرمی چیف کا دورہ
بھارتی آرمی چیف کے دورہ کشمیر کے موقع پر مجاہدین نے سخت حملے کئے اور 37 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ پونچھ میں فوجی قافلے پر بموں سے حملہ کیا۔ ڈوڈہ میں میجر سمیت 9 فوجی مارے گئے۔ گورکھا رجمنٹ کی پوسٹ بھی تباہ کر دی گئی۔ بھارتی فوجیوں نے شہریوں سے انتقام لینا شروع کر دیا۔

بھارت کو اپنی طاقت منوانا ہوگی
بھارت کے آرمی چیف جنرل وی پی ملک نے کہا ہے کہ مذاکرات کیلئے صرف ڈپلومیسی کام نہیں دے گی۔ بھارت کو پاکستان سے اپنی طاقت منوانا ہوگی۔ فی الحال ایٹمی جنگ کا خطرہ نہیں لیکن یہ بات خطرناک ہے کہ پاکستان میں ایٹمی بٹن پر فرد واحد کا اختیار ہے۔ پاکستان کی اقتصادی اور سیاسی پوزیشن کیلئے مسئلہ کشمیر کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ پانچ دس سال پہلے کی نسبت اب جنگ کا خطرہ کہیں زیادہ ہے۔

چند ہفتوں میں سمجھوتے کا امکان
امریکہ نے بتایا ہے کہ چند ہفتوں میں مشرق وسطیٰ امن سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔ عرب ممالک کا رویہ بیت المقدس پر لچکدار ہو گیا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ نے عرب دنیا کے 14 ممالک کے دورے کے بعد واشنگٹن میں یہ بات کی۔

سوڈان میں کشتی ڈوبنے سے 50 ہلاک
سوڈان میں دریائے نیل میں کمسن طلباء سے بھری ہوئی کشتی ڈوبنے سے 50 بچے ہلاک ہو گئے۔ یہ بچے ہفتہ وار چھٹی منانے کیلئے والدین کے ساتھ دریا پار جا رہے تھے کہ پانی کے تیز بہاؤ اور گنجائش سے زائد افراد کی وجہ سے کشتی الٹ گئی۔ 17۔ افراد بچ نکلے۔

کینیا میں پل سے بس گر گئی
کینیا میں ممباسہ کے قریب پہاڑی شاہراہ پر ایک بس پل سے نیچے گر گئی جس سے 45۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ بس میں 80۔ افراد سوار تھے۔ بعض کی حالت نازک ہے۔ یہ بس میرونامی علاقے میں ایک پل سے گزر رہی تھی۔

شمالی اتحاد کی کامیابیاں
افغانستان میں شدید لڑائی کے بعد طالبان مخالف شمالی اتحاد نے بگرام سمیت کئی علاقوں پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ طالبان نے کہا ہے کہ شمالی اتحاد کی فوجیں ڈوبی ذیل قصبے تک پہنچی ہیں۔ مزید پیش قدمی روکنے کیلئے دفاعی کوششیں کر رہے ہیں۔ طالبان کے طیاروں نے اپوزیشن کے ٹھکانوں پر بمباری کی ہے۔ طالبان کے نمائندہ نے نیویارک میں کہا کہ ہم سلامتی کونسل کے کسی ناجائز مطالبے کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت
مکرم مظہر احمد صاحب چیمہ کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2000-8-24 کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "جاذب احمد" عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ نومولود مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ مرحوم سابق درویش قادیان کا پڑپوتا اور چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری مال چک 88 شمالی (ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ سیکنڈری بورڈ سرگودھا) کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز (مرحوم) مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا
○ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا پوتا ابن مبارک احمد صدیقی صاحب لندن کے ایک ہسپتال میں داخل ہے اور شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا نعیم احمد صاحب کی اہلیہ ثمینہ رانا صاحبہ جرمنی کے ہسپتال میں دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی تندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال
○ محترمہ اختر النساء صفدر بیگم صاحبہ لکھتی ہیں۔

میرے میاں چوہدری صفدر علی ولد چوہدری فیروز دین صاحب بعمر 72 سال 7۔ اگست کو فیصل آباد میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ جسد خاکی فیصل آباد سے لاہور لایا گیا جہاں دارالذکر میں مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی اور ہانڈو گجر لاہور میں تدفین ہوئی۔

مرحوم ڈائریکٹر اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن تھے۔ مرحوم یکم نومبر 1928ء کو ڈھپی (احمد آباد) ضلع امرتسر بھارت میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ انتہائی مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے۔

مرحوم نے میرے علاوہ مندرجہ ذیل اپنے پسماندگان چھوڑے ہیں۔

1۔ ندرت طارق (بیٹی) بیگم مکرم طارق مہار صاحب ریٹائرڈ بریگیڈئر۔ 2۔ ندیم صفدر (بیٹا) اور ان کی اہلیہ درثمین۔ 3۔ نعیم صفدر (بیٹا) اور ان کی اہلیہ رعنا نعیم (نعیم صفدر محترم خواجہ سرفراز صاحب مرحوم کے داماد ہیں) 4۔ وسیم صفدر (بیٹا)

مرحوم کی بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو۔ ڈھریانوالہ ضلع نارووال
○ 21 واقفین نو، 12 خواتین اور 5 مرد حضرات پر مشتمل ایک وفد ڈھریانوالہ ضلع نارووال سے زیارت مرکز کے لئے 17۔ اگست کی رات ربوہ پہنچا۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران قابل دید مقامات کی سیر کی۔ وفد کی ملاقات نائب وکیل صاحب وقف نو سے کرائی گئی جنہوں نے تفصیل سے بچوں اور والدین کا جائزہ لیا اور نصائح فرمائیں۔ علاوہ ازیں وفد کی ملاقات محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید، محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل اور صدر لجنہ پاکستان، نائب صدر صاحبہ لجنہ اور سیکرٹری تعلیم سے کرائی گئی۔ خلافت لائبریری دکھائی گئی۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب نے تفصیل سے بلائنڈ سیکشن کا تعارف کرایا۔ وفد نے ربوہ میں تین دن قیام کیا۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام
پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 2/ستمبر 2000ء

12-50 a.m.	ایم ٹی اے بیلجیم پروگرام
1-20 a.m.	دستاویزی پروگرام
1-40 a.m.	خطبہ جمعہ
2-55 a.m.	مجلس سوال و جواب
4-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر
5-05 a.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 423
6-10 a.m.	خطبہ جمعہ
7-10 a.m.	اردو کلاس نمبر 417
8-20 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 a.m.	مجلس سوال و جواب
10-05 a.m.	تلاوت۔ خبریں
10-35 a.m	چلڈرنز کارنر
11-20 a.m	ایم ٹی اے ماریشس پروگرام
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 423
1-50 p.m.	اردو کلاس۔ نمبر 417
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں
4-40 p.m.	ڈینش سیکھئے
5-00 p.m.	جرمن ملاقات
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-00 p.m.	کوئز: خطبات امام
7-25 p.m.	ایم ٹی اے ورائٹی
7-55 p.m.	چلڈرنز کلاس
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت
10-20 p.m.	اردو کلاس نمبر 418
11-45 p.m.	لقاء مع العرب۔ نمبر 424

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 26 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 28۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-40
منگل 29۔اگست۔ طلوع فجر۔ 4-14
منگل 29۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-40

کرپشن ثابت کرنا مشکل ہے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کرپشن عدالتوں میں ثابت کرنا مشکل ہے۔ احتساب کی رفتار قانونی طریق کار کی وجہ سے سست ہے۔ کرپٹ لوگوں نے دوسرے ناموں سے جائیدادیں خرید رکھی ہیں۔ جنرل مشرف نے یہ باتیں عمران خان، حامد ناصر چٹھہ اور فخر امام سے الگ الگ ملاقاتوں میں کہیں۔

چیف ایگزیکٹو سے کہا

عمران خان نے ملاقات کے بعد پریس کانفرنس میں کہا کہ چیف ایگزیکٹو سے کہا ہے کہ بیروزگاری اور مہنگائی ختم کرانے کیلئے اقدامات کریں۔ احتساب تبھی پذیرائی حاصل کرے گا جب غیر جانبدارانہ اور شفاف ہو۔ کوئی جرنیل یا جج بھی احتساب سے باہر نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ یقین ہے کہ جمہوریت 12- اکتوبر 2002ء تک بحال کر دی جائے گی۔ فخر امام نے بتایا کہ اسمبلیوں کی بحالی کے حق میں بات کی تو جنرل صاحب خاموش رہے۔ بینظیر اور نواز شریف کا بھی ذکر ہوا مگر ساری بات نہیں بتائی جا سکتی۔

پاکستانی سفارت کار کے گھر کی تلاشی

نئی دہلی میں پاکستانی سفارت کار کے گھر کی جبری تلاشی لی گئی جس پر پاکستان نے شدید احتجاج کیا ہے۔ جمعہ کے روز دن کے گیارہ بجے سادہ کپڑوں میں ملبوس چھ افراد پاکستانی ہائی کمیشن کے ائرایڈوائزر کی رہائش گاہ میں غیر قانونی طور پر داخل ہوئے اور زبردستی تلاشی لی۔ سفارتی قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر اسلام آباد میں بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ طلب کر کے شدید احتجاج کیا گیا۔

میرے اور نواز شریف کے مشورے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت میرے اور نواز شریف کے مشورے سے احتسابی نظام تشکیل دے۔ عام آدمی کو ریلیف نہ مل سکا تو فوجی حکومت تین سال کی بجائے تین ماہ بھی نہیں چلے گی۔ آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ کے ساتھ اتحاد کا امکان نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ جنرل مشرف مجھے اور نواز شریف کو ملاقات کا موقع دیں۔

آئی جے آئی حمید گل نے بنائی

نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ تمام ملکی اتحاد میں نے بنوائے مگر آئی جے آئی (اسلامی جمہوری اتحاد) آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل حمید گل نے بنائی۔ جنرل موصوف نے اپنے دورۂ امریکہ کے دوران اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ یہ اتحاد انہوں نے اس وقت بنوایا تھا جب وہ آئی ایس آئی کے سربراہ تھے۔

7 لاکھ لیکر صلح نہیں کی

بیٹ باغ شاہ میں سی آئی اے پولیس مظفر گڑھ کے ساتھ مقابلہ میں جاں بحق ہونے والے پتافی قبیلے کے رشتہ داروں نے اس خبر کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے کہ انہوں نے 7 لاکھ روپے لے کر پولیس سے صلح کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خبر ہمارے زخموں پر نمک پاشی ہے۔

"ستمبر میں کچھ ہوگا"

بینظیر بھٹو کے اس بیان پر کہ "ستمبر میں کچھ ہوگا" وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا کہ ایسا کہنے والوں سے نمٹنا جانتے ہیں۔ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف ستمبر میں ملکی معیشت اور نئے نظام کے متعلق اہم اعلان کریں گے۔

حمود الرحمان رپورٹ کس نے پہنچائی

ایک انگریزی جریدہ فرائی ڈے ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ سہیل ضیاء بٹ نے حمود الرحمان کمیشن رپورٹ بھارت کو پہنچائی۔ یہ رپورٹ مصطفیٰ کھر نے بھاری معاوضے پر نواز شریف کو بیچی۔ لین دین سابق کور کمانڈر لاہور جنرل (ر) جاوید اشرف کے ذریعے ہوا۔ سہیل ضیاء بٹ نواز شریف کے قریبی ساتھی ہیں۔ سہیل ضیاء نے کہا تھا کہ میں 14۔ اگست سے پہلے مشرف کیلئے ایسی صورت حال پیدا کر دوں گا کہ وہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے۔

بی اے بی ایس سی کے نتائج

پنجاب یونیورسٹی نے بی اے بی ایس سی کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ 73 فیصد امیدوار ناکام رہے۔ پہلی تین پوزیشنیں طالبات نے حاصل کر لیں۔

پاکستان آنے کو تیار ہوں

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں پاکستان آنے کو تیار ہوں مگر یہ گارنٹی کون دے گا کہ مجھے انتقام کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ پیپلز پارٹی نے 1993ء کے انتخابی منشور میں ضلعی حکومتوں کا نقشہ پیش کیا موجودہ حکومت نے تبدیلیاں کر کے اپنا لیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی بقا خطرے میں ہے۔

حزب المجاہدین کے ساتھ مذاکرات

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے کہا ہے کہ حزب المجاہدین کے ساتھ دو ماہ میں مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ اس وقت تک پاکستان کی شمولیت کی بات بھلا دی جائے۔ کشمیر میں حزب کے ساتھ ہمارا رابطہ ہے۔

الٹراساؤنڈ۔ ای سی جی۔ کلینکل لیبارٹری
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری، سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : عاارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔ ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس 12 لیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

ہمارا نصب العین
دیانت۔ محنت۔ عملِ پیہم
هیون هاؤس پبلک سکول رجسٹرڈ
دارالصدر غربی ربوہ
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم ۔ 28۔اگست سے نئے داخلے
اپنے بچوں کی مضبوط تعلیمی بنیاد اور کامیاب تعلیم و تربیت کیلئے خاص طور پر ہماری مثالی نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں
ضرورت لیڈی ٹیچرز۔ برائے سائنس و ریاضی۔
28۔اگست تا 2 ستمبر 9 تا 11 بجے سندات کے ہمراہ انٹرویو کیلئے تشریف لائیں
نوٹ : دو ستمبر بروز ہفتہ سے سکول میں باقاعدہ کلاسز شروع ہو جائیں گی۔
پرنسپل : پروفیسر راجا نصراللہ خان۔ فون نمبر 211039

For Genuine TOYOTA Parts
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone
021-7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47-TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

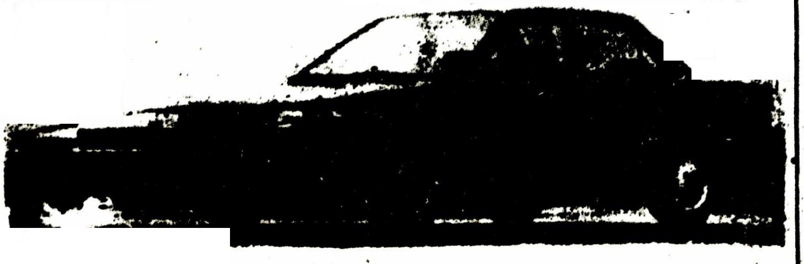

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47 تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی 3
فون : 021-7724606 7724607-7724609